

اوم

پیارے کرشن

مہینہ

جناب منشی بنارس داس صاحب اسکینہ قریبی بھتی
خلف عایجناب منشی چرونجی لال صاحب اسکینہ

مضمون نگار مصنف

پیارے رام، معلومات دکن، تعداد نفاذ، اردو گرامر، مضامین قریب اور

برکات عہد عثمانی وغیرہ

وشاح

تعدد و ہستی کتب منظرہ سررشتہ تعلیمات مالک محروسہ سرکاری حیدرآباد

مطبوعہ

مسعود کن پریس گلزار حوض کالی کمان

پروفیسر

پروفیسر

प्यारे कृष्ण



منشی بنارسى داس سکسینم قوم پیلے بهیتى
ہیدہ ماسٹر حیدر آباد دکن

دیباچہ

جگوان سری کرشن کے گنوں پر بجاؤ اور میرم کو کتابی شکل دینا مشکل ہی نہیں بلکہ ایک ناممکن امر ہے اور خاص کر اس ناچیز کی طاقت سے تو بالکل ہی بعید ہے۔

جگوان سری کرشن کو اپنے عقیدے کے تحت خواہ کوئی تنزل شدہ ایشورد اتنا کہے یا ترقی شدہ انسان۔ مگر ہر شخص ولی تعظیم ضرور دیتا ہے۔ جگوان سری کرشن کی مثال دینا کے پردے میں کہیں نہیں ملتی اور جن کی مکمل انسان ہونے کی وجہ سے رنج و غم، الم و انتشار، کلفت و مصیبت اور آسائش و آرام ہر حالت میں یا د کی جاتی ہے جن کو یاد کر کے جن کی تقلید کر کے ہر فرد بشر کی زندگی ایک کامیاب زندگی ہو سکتی ہے اور اس کا جیوں مہا جیوں بن سکتا ہے

اُدھ

جھگوان سری کرشن ایسے اپدیش دینے والے اور ہمایوگی راج ہوئے
ہیں جن کی تلقین و تعلیم تمام زمانے پر یکساں حاوی رہی ہے اور
ہونگی ممکن نہیں ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب میں جھگوان سری کرشن کی
حالات سے کافی پرچے کرایا جاسکے تمام کوشش اس امر کی کی
گئی ہے کہ بچے جھگوان سری کرشن کے بالکل ابتدائی حالات سے
قدرے واقفیت حاصل کر لیں تاکہ آئندہ انھیں اس واقفیت کا
چیکہ جھگوان سری کرشن کا جیوں پر تر پڑھنے اور سری مد جھگوت
گیتا کے مطالعہ کرنے پر مائل کرے فقط

۶
۱۹۳۱ء اکتوبر
مطابق یکم آذر ۱۳۳۱ء بدھوار

اپر دھول پیٹھ حیدر آباد دکن

ناچیز
بنارسى داس سکینه
قمر پبلی بھتی
پیٹھ ماسٹر حیدر آباد دکن

اوم

چند رہنسی خاندان میں اگر سیمین ایک ہر دلعزیز راجہ ہوئے ہیں ان کے
بیٹے کا نام کنس اور بیٹی کا نام دیو کی تھا کنس کے قلم و ستم سے پر جا
ستگ آگئی اور اس سر و شکیبتان بھگوان پر م تپا پر ماتما سے
دعا کرنے لگی جس کی حکومت دنیا کی تمام عظیم الشان و زبردست حکومتوں
پر حاوی و غالب ہے اور جس کے دربار میں اچھوتی کی بھی فریاد اٹھیں
کانوں سے سنی جاتی ہے جن کانوں سے قوی و ہیکل ہاتھیوں اور مضبوط
بہادر شیروں کی۔

کاش کہ کنس اس امر پر غور کر کے اپنے منظام سے باز رہتا کہ
دنیوی حکومت کے سوائے ایک اور اخلاقی اور زبردست حکومت
موجود ہے جس کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جبکہ رشی تپسوی اور نیک شر
ریخ و غم ظلم و ستم سے ہیں اور افسانہ خون دیدہ مظلوم سے ہتے ہیں اللہ
حکومت کے ضعف و ستم کے محسوس ہونے پر آخر اللہ اگر حکومت کی قوت
فساد و شرارت کی جڑ کاٹنے اور زلزلے سے پاپ کا نقشہ مٹانے

کے لئے بالآخر مستعد ہو ہی جاتی ہے۔

کسی پنڈت نے کنس کو یہ بتلایا تھا کہ تیری بہن دیو کی ہی کے بطن سے تیرا مارنے والا پیدا ہوگا۔

یہہ معلوم ہوتے ہی کنس نے فوراً اپنی بہن دیو کی اور اپنے

بہنوئی واسدیو کو پاہ زنجیر کر کے نذر زنداں کر دیا۔ اور حکم دیا کہ

واسدیو کو قتل کر دیا جائے۔ دیو کی جو کہ سچی تھی ورتا تھی مجسم نقش

حیرانی ہو کر کہتی ہے اُسے بھائی کسی نے آج تک اپنے ہاتھ

اپنی بہن کو بیوہ نہ کیا ہوگا۔ یہہ کلنک کا ٹیکہ تم اپنے ہاتھ

نہ لگاؤ۔ اور اس منحوس ارادے سے باز آؤ۔

کنس۔ جان کے مقابلے میں بہنوئی کی کیا حقیقت ہے

دیو کی۔ یہہ معہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

کنس۔ ذکر ہنگ کر مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیرے پیٹ سے میرا

مارنے والا آپن ہوگا۔ میں واسدیو ہی کو ختم کر کے اس

آنے والے خوف سے نجات کیوں نہ پاؤں۔

دیو کی۔ (عاجزانہ لہجے میں) بھائی میری طرف دیکھو۔ اگر ان کے

بچنے کی کوئی صورت ہے تو مجھے بتاؤ تاکہ میں اس پر عمل پیرا ہو کر

اپنا سہاگ قائم رکھوں۔

کنس - صورت تو ہے ؛

دیو کی - کیا ؛

کنس - جب جب تھیں بچہ پیدا ہو تب تب اسے میرے حوالے کرتی جاؤ۔

دیو کی - جو حکم۔

دیکھئے اس کا نام ہے قربانی۔ اسے کہتے ہیں پیرن
کہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنے تپ کی خاطر تہ تیغ
ہونے کو بلا کسی قسم کے پس و پیش کئے آمادہ
ہو جاتی ہے تپ کا جو ادنچا آدرش بھارت
کی استریوں کے دلوں میں رہا ہے وہ دنیا کے
کسی پردے کی استری کے دل میں نہیں رہا
ہماری دیویاں اپنے پتیوں کی زندگی ہی تک
فرماں بردار نہیں رہیں بلکہ ان کی موت پر
خود اپنے تن نارین کو حوالہ آتش کر دیا ہے
اور دنیا میں انہی وفاداری اور پیرن کی
زندہ مثالیں چھوڑ گئی ہیں۔

چنانچہ اسی معاہدہ کے تحت چھ شیر خوار بچے یکے بعد دیگرے

اوم

دکھ کے حوالے ہوتے گئے جن کو عالم کنس علی اثر تیب تہ تیغ کرنا گیا
آخر کب تک! کبھی تو ظلم کی حد ختم ہوتی ہے۔ کبھی تو مظلوموں
کی آہ نشان بے خطا ہو کر ظالموں کا کام تمام کرتی ہے بقول
گو سوامی تلسی داس جی سے

تلسی ہاے غریب کی نہ کہوں نشیمل جائے
ہوئے ڈھور کی کھال ہوں لوہ بھیم ہو جائے

رات کا بھیا تک سمان ہے چاروں اور اندھیرا ہے باپوں کی
تاریکی اور ظلمت کو دور کرنے والے یوگی راج سری کرشن
بھگوان نے جنم لیا۔

ہونی کے آگے عقل ناقص وقاصر۔ تدابیر و انتظامات بے سود ثابت
ہوئے ہیں کہتے ہیں بھگوان سری کرشن کا جنم لینا تھا کہ مقید و
مقفل اسیروں کے دست و پا بندش زنا جیر سے آزاد ہو گئے
پہرے والہ ہیں کہ یہوش گہری نیند میں سو رہے ہیں سناٹے کا
عالم ہے جیل کے تالے و دروازے خود بخود کھل گئے دیو کی
واسدیو سے کہتی ہیں کہ ہے سوامی ایہہ موقع غنیمت ہے چھ
بچے تو موت کے گھاٹ اتار دئے گئے اگر ممکن ہو تو اس بچے کو
بچاؤ۔ واسدیو بھگوان سری کرشن کو ہاتھوں میں لے کر

گول جاتے ہیں۔

راستہ میں جنما جی بہ رہی ہیں کہتے ہیں کہ واسدیو جی جب

جنما جی میں اترے تو جنما جی کا جل بڑھنا شروع ہو گیا جیوں

جیوں جل بڑھتا جاتا تھا تینوں تیوں واسدیو جی جھگوان سری کرشن

کو اوپر اٹھاتے جاتے تھے اور جنما جی کو مجبور کرتے

جاتے تھے ہاتھ آخر کہاں تک اونچے ہوتے۔ ہاتھوں کی اونچائی

ختم ہو گئی اونچائی کا ختم ہونا تھا کہ جنما جی سری کرشن جھگوان کے

چرن چھو کر پھر نیچے بہنے لگیں۔ یعنی جل کہاں تو واسدیو جی

کے سر سے اونچا ہو گیا تھا اور کہاں اب واسدیو جی کے تھون

اسک رہ گیا (یعنی ہے سری کرشن جھگوان دھینہ ہے)۔

گول میں پہنچ کر جھگوان سری کرشن کو باباند کے حوالے کر کے

اور ان کی نوزائندہ لڑکی کو لے کر واسدیو جی اٹھ پاؤں

واپس آئے۔ جیل کے جس جس دروازے میں سے گزر کر

واسدیو جی اندر داخل ہوتے جاتے تھے وہ وہ دروازے

خود بخود بند ہو کر مقفل ہوتے جاتے تھے سویرا ہوا پہرے دار

ہیں کہ باقاعدہ متعین ہیں۔ کنس کو اطلاع ہوئی کہ دیو کی کو

لڑکی پیدا ہوئی ہے کنس مارے خوشی کے اچھل پڑا اور کہنے

لگا کہ اس مرتبہ تو بہو جب پیشگوئی لڑکا پیدا ہونا چاہیے تھا



خیر لاؤ اس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں۔ کنس نے لڑکی کو
سنگو کر اس کی ٹانگ پکڑ کے ایک تھڑ سے دے مارا۔ لڑکی
کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور آسمان کی طرف سے
یہ آواز آئی۔

ظالم! ہونی اٹل ہے تیرا قاتل ابھی زندہ ہے
یہ سنتے ہی کنس کے ہوش و حواس اڑ گئے ہاتھ پاؤں
تھرانے لگے اطراف و اکناف میں جاسوس روانہ کئے گئے
کہ وہ جائیں اور پتہ چلائیں کہ کس کس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے
آخر کار پتہ لگ گیا کہ گوگل میں بھگوان سری کرشن موجود ہیں
کنس نے لاکھوں اُپاسے بھگوان سری کرشن کے مارنے
کے لئے کئے مگر سب بے سود ثابت ہوئے بقول گو سوامی

اتلسی داس جی سے

جاگور اکھے سانیان مار سکے نہ کوئے
بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے۔

جب بھگوان سری کرشن کے کان تک یہ بات پہنچی کہ کنس
ان سے لڑنا چاہتا ہے تو وہ خود ہی کنس کے پاس آنے
کو آمادہ ہو گئے ماما جی کہتی ہیں ”ہے کنھیا ابھی تیری عمر لڑنے



کی نہیں تو بچہ ہے ابھی تو نے کیا دیکھا ہے کنس ظالم و سفاک و
دھیار ہے تو خواہ مخواہ اپنے لئے اس کے مکرو فریب و جمل کا
شکار نہ بنا اور اس کے مقابلے کو نہ جا۔

جھگو ان سری کرشن جی متعجب ہو کر کہتے ہیں۔ پیاری ماما تم کیا کہہ
رہی ہو۔ ماما جی آج تک کسی آریہ دیوی نے اپنے پیران
پیارے پتر کو کاڑتا اور بزدلی کا سبق نہیں دیا ہے کیا کبھی کسی
چھترانی کے منہ سے ایسے شدید نکلے ہیں؟ (آسمان کی طرف پھٹک)
میں جو چھ سن رہا ہوں کیا اس میں میرے کانوں کو غلطی تو نہیں
ہو رہی ہے؟

ماں کی ممتا یعنی مہر مادری تو دنیا میں
مشہور ہی ہے اسی اولاد کی خاطر دنیا بھٹکتی
پھرتی ہے اور یہ ہر وقت پیدا ہونے
والا رتن نہیں۔ کسی ماں باپ کا ایسا
کلیجہ نہیں ہو سکتا جو اپنی آنکھ سے
اپنی اولاد کو دکھی دیکھے۔ مگر پتر کو
جنگ میں جانے سے باز رکھنا گویا چھتری
پن پر ایک بد نما دھبہ لگانا ہے۔

ادوم

بالآخر بھد ہو کر بھگوان سری کرشن اور بلرام متھرا کو گئے وہاں
 ہنچکر کنس کی لاکھوں کڑوڑوں چالاکوں اور عیار یوں پر پانی
 پھیر کر اس کی بہادری و دلیری کو مٹی میں ملا دیا اتنا ہی نہیں
 بلکہ اسے ہمیشہ کے لئے بستر خاک پر سلا دیا۔

بھگوان سری کرشن نے گیتا میں فرمایا ہے
 باپ کا لقمہ زمانے سے مٹانے کے لئے
 آیا کرتا ہوں میں اپنے بھگتوں کو بچانے کے لئے

”ہو لو بھگوان سری کرشن کی جے“

گیتا

بھگوان سری کرشن نے جو ایش ارجن کو دئے ہیں
 وہ سب گیتا میں درج ہیں یہ وہ کتاب ہے جس پر عمل کر کے
 ہر شخص اپنے جیوں کو ہا جیوں بنا سکتا ہے بیکار ہے وہ ہستی
 جس نے گیتا کے اصولوں کا خود کو پابند نہ بنایا ہو۔ ناکارہ
 ہیں وہ عالم انکھیں جنھوں نے گیتا کی روشنی سے خود کو

جب جب دہرم کی گمانی ہوتی ہے بھگوان سری کرشن دشن دتے ہیں
مطلب اس کا یہ ہے کہ پاپ کا نقشہ مٹانے ادھرم کی جڑ کاٹنے
اور جائیتہ گراوٹ کے وقت تو م کی مردہ ہڈیوں میں بھگوان
سری کرشن جیسے مہا پرشون کا جیون روح پھونکنے والا ہوتا ہے
بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بھگوان سری کرشن کی عبادت
اور اینار سے متاثر ہو کر ایشور کہتا ہے
بختوں کا اُسے سے فرمائے کنہیا

بھائیو! جس کے متعلق ایشور کا یہہ بکھن ہے
”چلو اسی کرشن کی شرن چلیں“

گیتا کی تعلیم کا ہم کچھ حصہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

(۱) جد ہر دھرم ہو گا ادھر ہی جیت ہو گی

(۲) کر مون کے پھل سکھ دکھ کے روپ میں پر گٹ ہو تے ہیں

(۳) آپس کے جھگڑے موت کے پیغام کی سی حقیقت رکھتے ہیں

(۴) لوگ کسی کی رسالت یا وساطت سے ملکتی نہیں پاتے بلکہ

ہر شخص اپنے اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے

(۵) ہر بشر کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو قوم کی

چاند ادبنا دے۔



(۶) جہاں علم و ادب اور انصاف کا معاوضہ لیا جاتا ہے وہاں سے
 ان کا اصلی مقصد مفقود ہو جاتا ہے
 (۷) مظلوموں کی فریاد اکاش کی لہروں کو جھرتی ہوئی تخت
 دود الجلال سے جا ٹکراتی ہے حق کی غیرت کو حرکت دلا کر
 ظالموں کے لئے فرمان قضا صادر کراتی ہے
 (۸) اگر ہم اگلی دنیا میں سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں
 چاہیے کہ اس دنیا میں صبر کے ساتھ نکلن تختیاں اور مصیبتیں
 برداشت کریں۔

(۹) کام کرنا انسان کا فرض ہے اور اس کا بھل دینا
 سر و شکستہ پر ماتما کے ہاتھ ہے
 غرض جب تک کہ ہم گیتا کی تعلیم کی طرف مائل نہیں ہونگے
 تب تک ہم ہرگز ہرگز سچھلتا پراپت نہیں ہوگی گیتا کے
 مطالعہ کے بنا ہم ایشور کے بھی پہچاننے سے محروم رہیں گے

ارجن

گو ارجن دلیری و بہادری میں کیتا ہے روزگار اور
 تیر اندازی میں شہرہ آفاق ہے جو اندری میں اپنی مثال

اوم

نہیں رکھتا مگر جب میدان جنگ میں کوروں سے لڑنے جاتا ہے
اور وہاں احباب وغیرہ کو مقابل دیکھتا ہے تو دنگ رہ جاتا ہے
اس کی بہادری اور شیردلی کا ٹرنا اور بزدلی سے تبدیل
ہو جاتی ہے اس وقت جنگوان سہری کرشن اسے
اپدیش دیتے ہیں۔ (مکمل اپدیش کیلئے گیتا دیکھئے)
اسے ارجن میدان جنگ میں رشتہ داروں اور دوستوں
کو نہ مارنے سے نہ تو دنیا تجھے ویراگی کہے گی اور نہ تجھے کوئی
دیا بوجھے گا بلکہ لوگ تجھے پیٹھے دکھلا کر بھاگ جانے والا
بزدلا ہی کہیں گے تو جا اور میدان جنگ میں جو ہر دکھا جیت
لے گا تو راج بھوگے گا میدان میں کام آئے گا تو سورگ پائے گا
دیکھ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے سورماؤں بہادروں
اور چھتریوں کی نگاہوں کے سامنے لائنائی حیات کا دروازہ
کھلا ہوا ہے اگر دشمن کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہوتے
ہیں تو عزت و شہرت ان کے حصہ میں آتی ہے اگر جو جھ
کے مر جاتے ہیں تو عقبی میں سورگ اور سنسار میں نیک نامی
نصیب ہوتی ہے شہید کہلاتے ہیں تا بقائے دنیا ان کی
بہادری کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں ان کے کارنامے پڑھیں



بزدل و ڈرپوک بہادر بن جاتے ہیں ۔ ارجن ! جالٹر ۔ یاد رکھ سہ
پڑا ہوشیہ پیرے میں مگر وہ بو نہیں جاتی
دلاور کی قضا کے سامنے بھی خون نہیں جاتی

نصو

عاشق کی آنکھ کو خواب میں بھی مغوق کی گلی خاک ہی دکھلائی دیتی ہے منہ پر شخص کی
نگاہ میں جو چیز ہوتی ہے اس کو خواب میں بھی وہی چیز نظر آتی ہے اسی طرح سچے پریمیوں کو
اسٹی تپھر خاک ہول سب میں ایشور ہی ایشور نظر آتا ہے ۔

وردوار درپن بھئے جب دیکھوں تب توہ

کانک پاتھر ٹھیکری بھئے آرسی موہ

لیکن تو بیایا مبتلا ہے کہ سری کرشن چتر ہے گوپیاں براجمان ہیں منہ پر ج رہی
لکائیں بھی ہیں گو سوامی تلسی داس جی درشن کرنے سے پہلے یہ دو ہاڑھتے ہیں سہ

کہا کہوں چھب آج کی بھلے براجے ناتھ

تلسی متک جب نوے دھنش بان ہو ناتھ

دو ہاڑھتے ہی یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ بجائے اس چتر کے ایک دوسرا چتر
موجود ہے جس میں جگوان سری رام تیر و کمان تانے کھڑے ہیں گو داسی
تلسی داس جی مندرجہ ذیل دو ہاڑھتے ہوئے درشن کرتے ہیں

ادوم

کت مری کت چندر کا کت گپین کو ساتھ
اپنے جن کے کارنے کرشن بنے رگھنا تھ

بھگوان سری کرشن نے خود فرمایا ہے کہ جس روپ میں مجھے کوئی دیکھنا
چاہتا ہے میں اسی روپ میں اس کو درشن دیا کرتا ہوں بشرطیکہ اسکی دشمنی پاک
وصاف ہو۔

سداما

ساندپین کی پاٹھ سالہ میں ہنجلہ لاکھوں و دیارتھیوں کے ایک و دیارتھی
سداما بھی تھے جو سری کرشن بھگوان کے سپاٹھی اور بڑے ہی تتر تھے
سداما جب پڑھ لکھ کر ہست ہوئے تو وہ اکثر زمانہ گزشتہ کو یاد کرتے اور اپنی
استری کو بھی اس سے کے حالات سنایا کرتے تھے گو یہ بہت ہی غریب
برہمن تھے اور بھکشا پران کی زندگی بسر ہوتی تھی اکثر و بیشتر سداما اور ان کی
استری کو فاتے ہوتے بعض وقت نرمل ورت کرنا پڑتا مگر پھر بھی ان کے
انتوش کا یہ حال تھا کہ کبھی دامن شکر و صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے
گو دھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جو آوے منتوش دھن سب دھن دھول سمان
ان کے لب فریاد سے نا آشنا اور ان کی زبان شکونی و شکایت سے

اناداف تھی۔

برہمنی اس افلاس سے تنگ آگئی سری کرشن بھگوان کا سمیت
اشالی ہوناسن کر ایک دن سداما سے بولی ہے ناٹھ! افلاس کے دور کر نیکی
ایک ترکیب بتاتی ہوں تم کسی زمانہ میں سری کرشن بھگوان کے
سہ پاٹھی رہ چکے ہو اور وہ تمہارے بڑے ہی ستر ہیں۔ دیالو ہیں بھاگوان
ہیں جو کوئی اُن کے پاس جاتا ہے اس کا درد دور ہو جاتا ہے تم
ان کے پاس جا کر اس افلاس و نحوست و ادبار سے نجات کیوں
نہیں پالیتے برہمن نے کہا اے نیک بخت ہم برہمن ہیں اور بھگنا ہماری
ورت ہے وہ کسی نہ کسی طریقہ سے روزانہ مل ہی جاتی ہے دولت مند ہر
عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنا برہمنوں کا کام نہیں۔ برہمن کا جسم
اکٹھو تپیا کے لئے ہے نہ کہ چین بھوگنے کے لئے علاوہ اس کے اُسی کو کچھ
ملتا ہے جو خود بھی دوسروں کو دیتا ہو میں نے آج تک کسی کو کچھ نہیں دیا
سری کرشن بھگوان مجھے کیوں دینگے یاد رکھو
رنج میں غم میں آفات میں خیال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں
تریاہٹ شہور ہی ہے مجبور اسدا ما کو سری کرشن بھگوان کے
پاس دو آکر کا جائے کو راضی ہونا ہی پڑا۔ جہاں سری کرشن بھگوان



راج کرتے تھے۔

برہمنی نے سدا ما کو ریتے ہاتھ بھیجا پسند نہ کر کے پڑوس سے تھوڑے موٹے
 چاول لاکر ایک پھٹے چٹھڑے میں باندھ کر برہمن کے حوالے کئے تاکہ وہ
 سری کرشن بھگوان کو نذر دے جائیں سدا ما چاولوں کی پوٹلی بغل
 میں دبا کندھول پھل کھار مار اشتہا کو زیر کرتے ہوئے اٹھتے بیٹھتے چلتے
 پھرتے بالآخر دوار کا پہنچ ہی گئے شہر کی رونق بلند عمارتوں کی سطوت
 خلک بوس محلوں کی نشان اور انوٹھی سندرتا کو دیکھ کر سدا ما تعجب کے
 سمندر میں غرق ہو گئے نانا پرکار کے دچاروں کی لڑیاں پروتے پوچھتے
 پپاچھتے سدا ما سری کرشن بھگوان کی دیوڑھی پر پہنچے بعد اصرار
 اور بدقت تمام روآریاؤں میں سے ایک نے سری کرشن بھگوان سے
 نویدن کیا کہ ہے پر تھوئی ماتھ! ہے دین دیال سدا مانا می ایک شخص ہے
 ملنا چاہتا ہے سدا ما کا نام سننا تھا کہ بھگوان سری کرشن کے تیروں
 کے سامنے پاٹھ شالہ کا پرانا ورثہ مانچنے لگا وہ خود اسند شاہی سے اتر
 دوڑ کر سدا ما کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑی محبت سے سدا ما کا ہاتھ پکڑ کر
 اپنے پاس منگھاسن پر بٹھا کر خیریت پوچھی بعدہ محل میں لے جا کر انیوس
 پرچے کرایا سدا ما کو سخت پر بٹھا کر اسنان کا انتظام کیا بھگوان سری کرشن
 اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے سدا ما کے وبائی پھٹے پیر دھو تے



دے جاتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے
 اکیسے بے حال و بان سے بھٹے : کنٹک جال پڑے پگ جوئے
 ہائے سکھا دکھ پائے حسا : تم آئے اتنے نہ سکتے دن کھوئے
 دیکھ سدا مکی دین دشا : کرونا کر کے کرونا دھ روئے
 پانی پرات کو ہاتھ چھو نہیں : نین کے جل سے پگ دھوئے
 اشتان کرتے وقت سدا چادلوں کی پوٹلی لجا کے مارے بغل میں چھپا
 جاتے تھے بھلا انتر یامی سری کرشن بھگوان سے بھی یہ راز چھپ
 سکتا تھا ؟ ہرگز نہیں ! انھوں نے بڑی سرتا سے اس پوٹلی کو لے لیا اور کہنے
 لگے ہونہ ہو ہماری بھادج نے ہمارے لئے یہ تھنہ بھیجا ہے بتیا یہ سے سدا اما کا
 شریر پونچھا سیج پر بٹھایا اور پوٹلی کھول کر مٹھی بھر بھر کر چاول چیانے لگے بطور ترک
 مگر رکتی جی کو دے ماندریسا دہل در بار کو بانٹے ان چادلوں کا ذائقہ بیان
 کرنے سے قلم قاصر ہے مختصر یہ کہ تمام دنیا کے میووں - مٹھائیوں اور پھلوں
 کی لذت ان چادلوں میں تھی
 سری کرشن بھگوان سدا ماسے اپنے پاٹھ شالہ کی باتیں کرنے
 لگے کہ بھائی ! ایک دن گرو جی نے ایندھن لانے کے لئے ہمیں تھیں بن
 بھیجا جب بن سے ایندھن کے گٹھے لیے ہوئے واپس آ رہے تھے
 تو راہ میں اس زور کی بارش ہوئی کہ ہم شمر اور موگئے ہر طرف پانی

اوم

ہی پانی نظر آتا تھا۔ مجبوراً ہم ایک دھرت کے نیچے رات بھر ٹھہرے
اجاڑے کے مارے کپکپاتے رہے صبح گرجی دھونڈھتے دھونڈھتے وہاں
آئے ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اشیر باد دیا اور اپنے گھر لے گئے
اس کے بعد سری کرشن بھگوان نے کہا ہے متراجب سے گرجی کے
ہاں سے بچھڑے تمہاری کشتا معلوم نہیں ہوئی تم نے بڑی بھاری ہربانی کی جو
یہاں آکر مجھے درشن دے

اتنے میں بھوجن بن گیا اور سب نے بڑے آند کے ساتھ بھوجن پایا۔ کچھ
دنوں کے بعد سد مانے گھر جانے کی اجازت چاہی سری کرشن بھگوان نے
اسوئیکار کیا۔ مجبور ہوئے پر سری کرشن بھگوان منہ سے تو کچھ نہ بولے دل
محبت سے بھرا ہوا تھا آنکھوں میں آنسو ڈبڈبلائے

غرض سری کرشن بھگوان آگیا لے سد اماجی گھر سدھارے مارگ میں
بن ہی من میں سری کرشن بھگوان کی بہت بہت تعریف کرتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے اچھا ہی ہوا سری کرشن بھگوان سے کچھ نہ
مانگا دینے کو تو وہ کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے مگر دل میں ضرور کہتے کہ یہ برہمن
ایڑالاچی ہے جب سد اماجی اپنے گھر کے پاس پہنچے تو انھیں دوسری دوار کا
دکھلائی پڑی اب وہ ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی ہے اور نہ وہ پرانا چھپرہ ہے بلکہ
ایک تھاندا محل کھڑا ہے سد اما کے دل کو بہت صدمہ ہوا اور کہنے لگا ہے

اوم

یہ تو نے کیا کیا میری جھوٹری کیا ہوئی اور میری برہمنی کہاں گئی آخر کار محل کے دروازے پر جا کر دریافت کیا کہ یہ محل کس کلمے دو آریال نے جواب دیا کہ سری کرشن جھگو ان کے متر سدا ماکر سدا ماکچھ کہنے کو تھا ہی اتنے میں برہمنی نکھ سکھ سے درست پان کھائے عطر لگائے نفیس کپڑے اور قیمتی جواہر لگنے پہنے ہوئے اپنی سہیلیوں کے ساتھ باہر نکلی اور بڑے شکار کے ساتھ سدا ماکچھ کا سواگت کیا اور بولی آپ کے جانے کے بعد جھگو ان سری کرشن نے اپنے آدمی بھیج کر تم کو یہ سب کچھ دیا ہے۔

”بولو جھگو ان سری کرشن کی جے“

بھگو ان سری کرشن اور بلرام جی

بلرام جی جھگو ان سری کرشن کے بڑے بھائی تھے یہ تو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ دیو کی کے چھ بچے علی الترتیب تہ تیغ کر دئے گئے ساتویں گرہ سے سری بلرام جی پیدا ہوئے ظالم کنس کے خوف سے واسدیو نے اپنی دوسری رانی روہنی کے حوالے بلرام کو متھ میں نند کے گھر بھیجا دیا اور ظاہر یہ کر دیا کہ گرہ گر گیا۔ نند کی استری کا نام لیشو و اتھا یہ گوال خاندان کے بھادر دگموتیں چرانان کا کام تھا اسٹھوین گرہ سے جھگو ان سری کرشن

اوم

جھاووں کے کرشن کپش کی اشمنی بدھوار روہنی پنچمہ میں اندھیری آدھی رات کے سمے جنم لیا۔

کنس کے مارے جانے کے بعد اہل دربار اور تمام سرداروں نے ایک زبان ہو کر جھگو ان سری کرشن جی سے راج گدی پر بیٹھ کر راج کرنے کی پیرار تھنا کی۔ جھگو ان سری کرشن جی نے جواب دیا کہ میں نے کنس کو راج لینے کی نیت سے نہیں مارا ہے میں ہرگز ہرگز اس تخت کا مستحق نہیں ہوں۔

اس راج کے مالک کنس کے پوجیہ تینا اگر سین جی ہیں جن سے کنس نے زبردستی راج چھین لیا تھا آپ جہاشوں کو لازم ہے کہ اگر سین جی کو اپنا راجہ بنائیں۔ اگر سین جی نے جھگو ان سری کرشن کو چھاتی سے لگایا اور بولے کہ میں نے بہت دن راج کیا اب مجھے راج کرنے کی خواہش نہیں ہے۔

میری طرف سے تم راج کرو۔ جھگو ان سری کرشن جی نے اپنی ایک بھی بات نہ مانکر ان کو تخت پر بٹھایا دیا۔ اور سلطنت کا تمام انتظام کر کے

جھگو ان سری کرشن سے اپنے بھائی بلرام کے تحصیل علم کے لئے اور ترقی پوری کئے جھگو ان سری کرشن اور بلرام کے تحصیل علم کا

ایک بڑا وقت تو ورنہ راہن (بند راہن) کے جنگلوں میں گٹوؤں کے چرانے اور بنی بجانے میں بیت چکا تھا۔ ان کے پاس لاکھوں قسم کی

گائیں تھیں مثلاً کپلا، کام دھینو، تلیہ و تسا، سمان و تسا، دھورن اور

سوتا وغیرہ۔

جب جھگو ان سری کرشن کو اپنے یاد و نش ہونے کا پتہ چلا تو انھوں نے اپنا فرض اولین علم حاصل کر کے شاستر پڑھنا سمجھا۔ اپنے ساتھیوں کو وداع کر دیا۔ اور اپنے دھرم پتاندرجی کو بھی رخصت کیا اپنی پیاری مائیشودامیا اور اپنے مائپتا واسدیو دیو کی اور اگر سین سے اجازت لیکر متھرا پوری سے اونٹن کا پوری پہنچے دس برس تک برہمچر یہ رہ کر سری سانندین گردجی سے وید شاستر پڑھے اور تمام علوم اور فنون سپاہ گری (شہنشاہی) حاصل کر کے متھرا واپس گئے راجہ اگر سین کی عام ہر بغیر می نے رعایا کے دلوں پر اپنا سکھ جمانا تھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اگر سین ایک نیک رحمدل منصف مزاج لائق بہادر اور دھرم اتار تھے کس کے زمانہ کی بھاگی ہوئی رعایا بھرا کر متھرا میں آباد ہو گئی غرض کہ تمام رعایا اگر سین سے خوش تھی سوائے کس کی دونوں رانیوں کے۔ کچھ عرصہ کے بعد کس کی دونوں رانیاں اپنے تیا جرا سندھ کے پاس (مکدھ چلی گئیں۔ جرا سندھ زبردست بلوان تھا اس کو اپنی پیاری پتر لول کا اس طرح بیوہ ہو جانا ناگوار گذرا۔ اس نے فوراً پچاس لاکھ فوج لیکر متھرا پر چڑھائی کر دی۔ جب جھگو ان سری کرشن جی کے کان تک یہ بات پہنچی تو انھوں نے اٹھارہ ہزار یادوں کو لیکر اس کا مقابلہ کیا۔ دو



طرفہ تلوار چلتے لگی ہزاروں مرے ہزاروں زخمی ہوئے آخر کار جہاں سندھ ہمارا
مکہ بھاگ گیا۔ انتقام کی آگ اس کے دل میں بھڑکتی ہی رہی اور اس کا
انتقام یہ ہوا کہ اس نے سترہ دفعہ حملے کئے مگر سب ناکام رہے آخر کار اٹھارہ
دفعہ اس نے اپنے سب ماتحت راجوں کو اکٹھا کر کے کئی زبردست فوجیں بکیر
چڑھائی کی سری کرشن بھگوان نے سوچا کہ جہاں سندھ کی کم عقلی کی وجہ
سے بلا وجہ کیوں ہمیشہ لاکھوں آدمیوں کا خون بہایا جائے اس سے
بہتر یہ ہے کہ ہم خود ہی ہاتھ اچھوڑ دیں اسی خیال کے تحت تمام یاد و اپنا اپنا
سامان سمندر کے ساحل کے پاس صوبہ گجرات کے ایک گاؤں کشتی ملی میں
رہنے لگے اور یہیں سری کرشن بھگوان نے ایک جزیرے میں
دو آ رہاں اور بہت سے مضبوط قلعے بنائے راجہ اگر سین جی نے
اہرام جی کا بیابانہ راجہ ریوت کی بیٹی ریوتی سے کر دیا۔

نہ برابر کاراجہ بھشمتک اپنی پیاری پیری رکنی کا بیابانہ بھگوان سری
کرشن سے کرنا چاہتا تھا۔ مگر اپنے مندی بیٹے رکن سے مجبور تھا
جس کی خواہش تھی کہ رکنی کا بیابانہ چندیری کے راجہ ششوپال سے
کیا جائے اور اس نے ششوپال کے ہاں ٹیکہ بھی بھجوا دیا تھا۔ رکنی جی کو
جب یہ معلوم ہوا کہ ان کا بھائی ان کی مرضی کے خلاف ان کا بیابانہ
ششوپال سے کرنا چاہتا ہے تو رکنی جی نے ایک برہمن کے ذریعہ



بھگوان سری کرشن کو ایک چٹھی بھیجی اس میں لکھا کہ ہے ید دکل
 بھوشن! آپ کے گن پودوں پر میں موہت ہوں میری تمنائے کہ میں آپ کے
 داسی بنوں مگر میرے بھائی نے شتوپال کے ہاں میرا میکہ بھیج دیا ہے
 سری کرشن بھگوان یہ چٹھی پاتے ہی اپنے بھائی بلرام کو لیکر
 براہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں جا کر دیکھا کہ جہ اسندھ اور شتوپال نے
 گروڑوں کی تعداد میں فوج جمع کر رکھی ہے اور آمادہ یدہ ہیں۔ اتفاق
 کی بات ہے کہ رکنی جی سندھیا کے لئے ایک مندر کو جاری تھیں کہ انہیں
 بھگوان سری کرشن اپنے رتھ پر بٹھا دو آرکالے آسے رکنی کے
 بھائی رکن نے پیچھا کیا بھگوان سری کرشن نے اسے گرفتار کر لیا
 اور پھر اس کی بہن رکنی جی کی ہی سفارش پر اسے آزاد کر دیا۔
 دو آرکا کر بھگوان سری کرشن کا شاستروں کے مطابق رکنی
 جی سے بواہ ہوا اور ایک لڑکا پردیومن نامی پیدا ہوا۔

مہا بھارت

متنا پور کے راجہ چتر دیر نے دھرت راتھ اور پانڈو دو بیٹے
 چھوڑ کر انتقال کیا۔ دھرت راتھ جنم کے اندھے ہونے کی وجہ سے
 راج نہ پاسکے اس لئے پانڈو کو ان کے استھان پر بٹھایا گیا پانڈو نے



یہ ہنسر بھیم ارجن نکل اور سہدیو پانچ بیٹے چھوڑ کر ملک عدم کی راہ لی۔
ان بچوں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے راج کا تمام انتظام بھیشم پتاماہی
کرتے لگے۔ یہ ہنسر کے جوان ہونے پر بھیشم پتاماہی انھیں راج دینا چاہتے
تھے چونکہ در یودھن خود راجہ بننا چاہتا تھا اس لئے اس نے پانڈو کو
معہ کنتی کے کچھ عرصہ کے لئے اس محل میں روانہ کر دیا جو کہ لاکھ کا بنا ہوا
تھا اور اس کا نشانہ یہ تھا کہ جب پانڈو اس میں رہنے لگیں تو اس محل کو
آگ لگا کر سب کو بھسم کر دیا جائے۔ دھرت راترانی ماتا اور
بھائیوں کو لیکر اس میں رہنے لگے جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے بھسم
کرنے کا خیال ہے تو وہ خود ہی اس محل سے نکل کر دوسری جگہ چلے گئے
اور چلتے وقت محل میں آگ لگا گئے اس محل میں دروچن نامی ایک
شخص مع اپنے خاندان کے رہتا تھا وہ مع خاندان جبکہ خاک ہو گیا
دروچن کو در یودھن نے اس محل میں اس لئے رکھا تھا کہ موقع پائے
اس محل میں آگ لگا کر پانڈو کو بھسم کر دے مگر چاہ کن راجاہ پیش
کا معاملہ پیش آیا۔

دروچن اور اس کے خاندان کے بھسم ہو جانے کو نہ کہ در یودھن
پانڈو کا بھسم ہو جانا سمجھ کر بہت ہی خوش ہوا اور پانڈو اپنا بیہوش
بھیس بنا کر پانچال کے راجا کے پاس دروچن کے سوئے ہوئے جانشین



ہوئے۔ جھگو ان سرری کرشن بھی معہ بلرام وہاں موجود تھے۔ ادھر
ایک سونے کی چھلی ایک کھمبے میں لٹکادی گئی اور کہا گیا کہ جو ویر اس
چھلی کی پرچھائیں نیچے دھرے ہوئے تیل کے کڑھاؤ میں دیکھ کر ان
پانچ وانوں سے اس کی آنکھوں میں مارے وہی درویدی کا دروہ
سب راجن نے کوشش کی مگر بے سود۔ دروہ دھن نے بھی کئی بار
نشانہ آزما مگر بیکار۔ دروہ دھن کی شرمندگی کو دیکھ کر ان چھلی کی
دھندھنے کو اٹھ کھڑے ہوئے درویدی نے کرن سے کہا۔ سر میاں
آپ کشت نہ کیجئے میں داس پتی نہیں ہو سکتی۔ کرن یہہ منکر لیت
ہو گئے ارجن جو کہ برہمن کے بھیس میں بیٹھے تھے اٹھ کر دھنشان ایک تیل
میں پرچھائیں دیکھ کر اس اد پر لٹکتی ہوئی چھلی کی آنکھ میں تیر مارا درویدی نے
فوراً ارجن کے گٹھے میں جے مالا پہنا دی۔ حاضریں کو ایک برہمن کے
ساتھ ایک راج کمار کی کابیا باحانا ناگوار ہوا اور شور و غل کرنے لگے
راجہ دروہ پد بھی گرم ہوئے مگر جھگو ان سرری کرشن نے کہا کہ
بہو جب شرط درویدی کا بیاہ انھیں سے ہونا چاہیے یہہ پانڈو کے
پتر ارجن ہیں کوروں کی ناصنصفی کے باعث یہہ اس طرح اپنی زندگی
بسر کر رہے ہیں بہر حال ارجن درویدی کو بیاہ کر اپنی ماں گنتی
کے پاس چلے گئے۔

اوم

پانڈوکے زندہ رہنے کا حال کوروں کو معلوم ہوا تو انھیں بہت ہی غصہ آیا۔ مگر بھیشم کے سمجھانے پر دھرت رانٹر نے سنجے نامی سفیر کے ذریعہ ان لوگوں کو پانچال سے بلا کر کھنڈ پرست کا ویران علاقہ دیکر رخصت کیا۔ بھگوان سری کرشن نے کھنڈ پرست کا جنگل کٹوا کر ایک شہر اندر پرست بسا دیا اور پانڈوکو وہیں آباد کر کے اور مدھشٹر کا سکھ جاری کر کے خود دوا کا چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد اپنی بہن سمجھدرا سے ارجن کا بیاہ کر دیا

مدھشٹر ایک زبردست دھرماتما تھے اس لئے ان کو دھرم راج بھی کہتے ہیں ان میں دنیا کی تمام نیکیاں موجود تھیں انھوں نے اپنے راج کو بہت وسیع کر لیا اور اپنی رعایا پروری سے وہ شہرت حاصل کی جس کا جواب نہ تھا تمام دنیا میں ہر پہلو سے ان کی سلطنت زبردست تھی مایا نامی کاریگر کو بلوا کر ہمارا ج مدھشٹر نے ایک کشتی میں بٹھلایا جس میں حوض بارخ چمن فوارے چشمے غرض کہ وہ تمام چیزیں تھیں جس سے اس محل پر جنت کا اطلاق ہو سکتا تھا اب پانڈوکو خواہش ہوئی کہ راجسویگیہ کیا جائے اور تمام راجوں سے ہمارا ج مدھشٹر کو ہمارا ج ادھیر راج کی پدی دلائی جائے۔ چنانچہ اسی تصفیہ کے تحت شام کرن گھوڑے کو ایک سال



تک کھلا چھوڑنا قرار پایا۔ سرری کرشن بھگوان نے فرمایا کہ جہاں سندھ
 نے کئی سو راجوں کو بلا وجہ قید کر رکھا ہے ہم چھتری ہیں ہمارا فرض
 ہے کہ ظلم کو حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے مٹا دیں۔ ہمارا جہد ہر شے
 اسے آگیا لے سرری کرشن بھگوان مع ارجن اور بھیم کے مکدھ پیچھے
 وہاں پہنچے پہلے تو جہاں سندھ کو خوب سمجھایا جب وہ اپنی کرتوتوں
 سے باز نہ آیا تو بھیم کو حکم دیا کہ اس کا کام تمام کر دیا جائے جہاں سندھ
 اور بھیم اکھاڑے میں اترے متواتر چودہ دن تک خوب گھمان
 کی لڑائی ہوئی۔ جہاں سندھ نے سب داؤں پیچ ختم کر ڈالے آخر کار
 اس کا دم ٹوٹ گیا اور مر گیا سرری کرشن بھگوان نے تمام
 متعید راجوں کو رہا کر دیا ان راجوں نے کہا کہ ہے بھگوان ہم نے
 آپ کا قول ”ظلم و نا انصافی کو مٹانا اور کمزوروں کو مدد دینا چھتریوں کا
 کھجور ہے“ واقعی سچ پایا۔ بھگوان! ہم سب آپ کے
 ادھین ہیں جو آگیا دیجئے سو کرین۔ بھگوان سرری کرشن جہاں سندھ
 کے بیٹے سہدیو کو مکدھ کی گدی پر بٹھا کر ارجن و بھیم کو لے اندر پرست
 چلے آئے۔

یہاں آکر بڑے ٹھاٹھ سے یگیہ کا انتظام کیا گیا لاکھوں گھوڑوں
 و دان دی گئیں بڑے بڑے محل بنوا کر راجن جہاں راجوں کو

اوم

ان میں اتارا گیا۔ لاکھوں مکان بنوا کر غریبوں کو مفت دیدے گئے، اس گیلیہ میں تمام راجے ہمارے اپنی اپنی فوج لیکر آئے کورو خاندان کے اراکین دھرت راشٹر بھشیم دور در پودھن۔ دور ونا چاریہ اور کرن وغیرہ بھی شریک ہوئے گئے کے مختلف کام مختلف راجوں کے حوالہ کئے گئے بھگوان سری کرشن کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ جتنے برہمن منڈپ میں گئے کرانے جائیں ان کے سپرد ہو میں۔ بھشیم نے کہا ہے یہ ہشتر تم نذر دینا شروع کرو اور چھ قسم کے اشخاص کو دو۔ گرو ہون کرنا پڑتے سمندھی، سنا تک برہمن، مٹر۔ راجے ہمارے اور سب سے پہلے انھیں نذر دو۔ جنھیں تم سب سے بڑا سمجھتے ہو ہمارا جہاں یہ ہشتر نے جواب دیا کہ بڑے کا تصفیہ آپ ہی کر دیجئے ادھر تو آپ ہمارا جہاں دھرت راشٹر سب سے بزرگ ہیں ادھر ہمارا دور ونا چاریہ بڑے بڑے شورو ویر راجے ہمارے بھشیم جی کے کہنے پر بھگوان سری کرشن جی کو پہلی نذر دی گئی یہ بات سب حاضرین کو بہت ہی پسند آئی مگر کرن کی موسیٰ کے بیٹے ششوپال والی چندیری کو گران گزری اس نے کہا کہ بھگوان سری کرشن میں بڑے ہونے کی کون سی بات ہے اگر



اعز دیگھی جائے تو بھیشم واسدو درو پدا اور دھرت راشٹران سے
 بڑے ہیں اور اگر دیا دیگھی جائے تو درونا چاریہ بڑے ہیں
 ایشٹرنے ششپال کو بہت سمجھایا کہ دیکھ تمام دینا ہر طرح سے بھگوان
 سری کرشن ہی کو بزرگ سمجھتی ہے مگر اس نے کسی کا کہنا نہیں مانا اور
 بھگوان سری کرشن جو جھ ہا پڑا بھگوان سری کرشن نے
 تلوار سے اس کے ٹکڑے بنا دئے ہمارا جیدھشٹرنے اس کا تم تک
 نکار کر کے اس کے بیٹے کو اس کی گدی پر بٹھا دیا مختصر یہ کہ راجسویگیہ
 اچھی طرح پورا ہو گیا۔
 ہمارا جیدھشٹر کے راجسویگیہ کرنے سے سب خوش ہوئے مگر
 اکورو کو رنج ہوا۔ دریودھن نے مکاری پانڈو کو جو اٹھیلنے کی دعوت
 دیکر بلوایا۔ ہونی بلوان ہے یہ دھشٹر اپنے چاریوں بھائیوں کو لیکر اپنے
 اور ساتھ ہی کنتی اور ہمارانی دروپدی بھی لے کر دریودھن نے یہ دھشٹر
 سے نہ صرف سب راج پاٹ ہی جیتا بلکہ دروپدی کو بھی جیت لیا اور
 یہ شرط قرار پائی کہ یہ لوگ بارہ برس بن داس کے بعد ایک سال
 اگیات داس کریں اور اگر اگیات داس میں ان کا پتہ لگ جائے
 تو پھر یہ راج کے مالک نہ ہو سکیں گے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ
 ہمارانی دروپدی پر بھی کافی اتیا چار کئے گئے یعنی یہ کہ دریودھن



احکم کے مطابق دوشاسن دروپدی کو پکڑ کر محل سے دربار میں لے کر روپدی نے
کہا اے چھتریوں کے پاک دھرم کو برباد کرنے والے دوشاسن اپنی کینہ
حکمتوں سے باز آ۔ اور چھتری دھرم پر بدتمنا دھبہ نہ لگا دوشاسن
نے ایک زمانی اور مہارانی دروپدی کا پیہر کھینچا آرمجھ کر ہی دیا اگرچہ
دوشاسن بہت ہی بلوان تھا اور کہتے ہیں کہ دس نہرار ہاتھیوں
کو پکڑ کر کھینچ لیتا تھا مگر مہارانی دروپدی کا گز بھر جیہ بھی نہ کھینچ سکا
چنانچہ گوسوامی تلسی داس جی لکھتے ہیں ۵

تلسی کہا ویری کر سکے جو سہلے رگھو دیر ۶ دس ہسرت گج بل گھٹے گھٹے نہ گج بھر جیہ
پانڈو کنتی کو دہین چھوڑ دروپدی کو لیکر ادھر ادھر جنگل میں
مارے مارے پھرنے لگے بارہ برس کے بعد جب اگیات واس کا وقت
آیا تو یہ لوگ اپنا اپنا بھیس اور نام بدل راجہ وراٹ کے دربار میں
نوکری ہو گئے۔ یہ حضرات نے اپنا نام کنک، بھیم سین نے دلجہ ارجن نے
برہنلا نکل نے گرتھک، سہدیو نے تنتری پال اور دروپدی
نے اپنا نام سیرندھری ظاہر کیا۔ اگیات واس کی مدت ختم ہوتے
ہی پانڈو اپنے اصلی بھیس میں ظاہر ہو گئے۔ راجہ وراٹ نے
بہت ہی شرمندہ ہو کر یہ حضرات سے معافی چاہی اور اپنی پری اترا
کا بیابا ارجن کے پیرا بھینوسے کر دیا۔



بھگوان سری کرشن اور راجہ درو پد تو پانڈوکے طرف دار تھے
 ہی راجہ درو پد نے فوراً ہی اپنے پروہت کو دھرت راشٹر کے پاس
 پانڈوکے راج کی واپسی کیلئے روانہ کیا۔ مگر دھرت راشٹر نے راج
 واپس دینے سے صاف انکار کر دیا اور آمادہ جنگ ہو گیا پروہت جی
 واپس آئے اور پانڈوکو یدھ کی خبر دی۔ ارجن یہ خبر لے کر
 بھگوان سری کرشن کے پاس دوا کا پہنچے اور ادھرت سے درپو دھن
 بھی بھگوان سری کرشن کے پاس دوا رکا آیا۔ اتفاق کی بات
 ہے کہ ارجن اور درپو دھن دونوں ایک ہی دن بھگوان سری کرشن
 کے پاس پہنچے۔ بھگوان سری کرشن سو رہے تھے درپو دھن کسی
 قدر پہلے جا کر سرائنے کی طرف اور بعدہ ارجن پائنتی کی طرف بیٹھ
 گئے۔ جب بھگوان سری کرشن نیند سے بیدار ہوئے تو
 پہلے ان کی نگاہ ارجن پر پڑی درپو دھن اور ارجن دونوں سے
 نیریت پوچھی۔ دونوں نے بھگوان سری کرشن سے مدد مانگی
 درپو دھن نے کہا کہ میں پہلے آیا ہوں لہذا مجھے مدد دیجئے۔ بھگوان
 سری کرشن نے فرمایا مانا کہ تم پہلے آئے ہو مگر میری نظر تو پہلے ارجن
 پر پڑی لہذا یہ زیادہ حقدار ہیں دوسرے یہ کہ ارجن تم سے چھوٹا
 بھی ہے لہذا اسے ہی حقدار ہونا چاہیے چونکہ تم دونوں میرے

اوم

رشتہ دار ہو اس لئے میں تم دونوں کو امدادوں کا ایک طرف
 میری تمام فوج رہیگی اور دوسری طرف میں اکیلا ہی رہوں گا
 اور شرط یہ بھی ہے کہ میں کوئی ہتھیار نہ پکڑوں گا پہلے ارجن کو موقع
 دیا گیا کہ وہ ان دونوں باتوں میں سے ایک مانگ لے ارجن نے
 سری کرشن بھگوان کو لے لیا در یوہن بھگوان سری کرشن
 کی ساری فوج لیکر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔ بھگوان
 سری کرشن نے ارجن سے پوچھا ارجن تم نے میری تمام فوج
 نہ لیکر مجھے اکیلا لینا کیوں پسند کیا ارجن نے جواب دیا ہے بھگوان
 آپ کی تمام فوج کو میں اکیلا مار سکتا ہوں مگر جس طرف آپ ہوں تمام
 دنیا کی بھی مجال نہیں کہ اس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ غرض کہ
 بھگوان سری کرشن ارجن کے ساتھی بنکر مہاراجہ یدھشٹر کے
 پاس آئے اور یہاں جنگ ایدھ کی تیاریاں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ
 ہوئے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ بھائی بھائی آپس میں کٹ کٹ کر
 امریں۔ بھگوان سری کرشن کو روں کے پاس ہستنا پور ان کے
 سمجھانے کو گئے کہ وہ کم از کم پانچ چھ گاؤں ہی پانڈو کو دیدیں
 لہذا کہ بلاوجہ لاکھوں آدمیوں کا خون نہ ہو ہستنا پور پہنچ کر پہلے
 سری کرشن بھگوان مہاراجہ کی کشتی سے ملے اور انھیں



تسلی دنا ساوے دریو دھن کو بہت بہت سمجھایا کہ وہ پردے سے باز رہے
 اور آدھاراج یا کم از کم پانچ گناؤں پانڈوکو دیدے جھگو ان سری
 کرشن بولے کہ دیکھو پانڈو بڑے دھرماتما اور سدھاری ہیں وہ
 دھرت راشٹرکورا جہ اور تھتین یوراج ماننے کو تیار ہیں مگر دریو دھن نے
 ایک زمانہ بھیشم جی۔ درونا چاریہ و درجی اور دھرت راشٹر غرض کہ
 سب نے دریو دھن کو سمجھایا مگر وہ اپنی ہی ضد پر اڑا رہا۔ جیسے یہ کہ بچوں
 کا کنا سر ماتھے مگر موری ادھر ہی سے بہے گی۔ غرض سری کرشن
 جھگو ان متاپور سے تراش واپس آئے یہ ہشتر اپنی تمام فوج کو لیکر
 بغرض پردے کو کشیتز جس کو اجل تھا نیر کہتے ہیں اکی طرف بڑھے
 دھرو کی سینا بیتی بھیشم پتاماہ اور پانڈو کی سینا کے سینا بیتی دھرت
 دیو من بنائے گئے جھگو ان سری کرشن ارجن کا رتھ لیکر دونوں
 فوج کے درمیان میں لائے ارجن نے کوروں کی فوج پر نظر ڈال کر ادر
 درونا چاریہ دھرت راشٹر کے پیروں اور بھیشم وغیرہ کو دیکھ کر جھگو ان
 سری کرشن سے کہا کہ میں فانی دنیا کے ناپائیدار سکھ کے لئے
 اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو مار کر پانی نہیں بنو نگا ارجن نے
 اپنا دھن وان ایک طرف پھینک دیا اور جھگو ان سری کرشن
 سے واپس چلنے کی پرا تھنا کی۔ جھگو ان سری کرشن

اوم

ایدیش دیتے ہیں کہ ارجن اگر تم یہ نہ کرو گے تو لوگ تمہیں بزدلا اور
 کانٹے بھجیں گے۔ دیکھو جیت جاو۔ گے تو پر تھوڑی کاراج پاو گے نہیں تو
 دن میں مر کر سورگ میں جاو گے اتنا نہ تو جہنم لیتا ہے اور نہ مرنے پر یہ جہنم
 احر ہے مرنے والا اور مارنے والا تو یہ شر ہے جو محض آتما کے لباس کے
 طور پر ہے شریر ناس ہونے والا ہے یہ صرف کرم کرنے کے لئے ملا ہے جو آتما
 کو یہ لازم نہیں ہے کہ جسم کی حفاظت کے لئے اپنا دھرم کرم بھی کھو بیٹھے کس
 ایدیش کے لئے سر ہڈ بھگوت گیتا ملاحظہ ہو آخر یہ ہوا کہ سری کرشن
 اکھنگوان کے سمجھانے پر ارجن دل کھول کر لڑے۔ اس یہ میں ارجن کا
 پیار اپترا بھینوج کی عمر بھی ۱۶ سال کی بھی نہ تھی جیدرتھ کے ہاتھ سے
 مارا گیا ارجن نے دوسرے روز جیدرتھ کا کام تمام کر دیا۔

قصہ مختصر یہ کہ یہ وہ جنگ نہیں ہے جس کے واقعات نہرا پانچ سو
 اوراق میں قلمبند کئے جاسکیں۔ بلکہ یہ وہ جنگ ہے جس کے واقعات
 قلمبند کرنے کے لئے ایک عمر چاہئے سیکڑوں حصے کم از کم نہرا نہرا اوراق
 کے لکھے جائیں تو شاید کہیں جا کر جنگ ہمارت کے مکمل واقعات قلمبند ہو سکیں
 یہ جنگ قدرتی طور پر اس وقت اختتام کو پہنچی جبکہ ستر لاکھ سورما
 بہا دروں میں سے صرف تیرہ جانبین بچیں جس میں کورو کی طرف کے
 اچھے اور باقی کھنگوان سری کرشن ہمارانی درویدی اور پانچوں

اوم

پانڈو یعنی چھتر بھیم ارجن بھل - سہدیو
 نتیجہ یہ ہوا کہ پانڈو جیتے - سمری کرشن بھگوان نے چھتر سے ان کے
 سب مرے ہوئے بھائیوں کا ترک منسک کر کر ان کو تخت نشین کر دیا اگرچہ چھتر
 کہہ رہے تھے کہ میں اپنے بھائیوں کا خون بہا کے راج سلگھاسی نہیں بیٹھوں تھا
 ایدھتر کو تخت نشین کرنے کے بعد بھگوان سمری کرشن دو ار کا چلے گئے -
 یہ جنگ راجہ وکرماجیت والی اچین اور حضرت مسیح کے موت و سند سے تین ہزار
 چوبیس سال پہلے کی یادگار ہے اور اسی خوفناک جنگ کے زمانے سے کلج شروع
 ہوتا ہے کلج موت شالباں کے شروع ہوتے وقت تین ہزار ایک سو باسی برس تھا
 اس حساب سے کلج اور جنگ ہابھارت کو آج پانچ ہزار تیس سال ہوئے یہ دھماکا
 کے بعد بھگوان سمری کرشن جی دو ار کا چلے گئے اور ۳۶ سال تک بڑی
 اخیر و جی سے راج کرتے رہے
 باد و نش جو دنیا میں تل آفتاب چمکتا چلا آ رہا تھا اب ماند پڑنا شروع
 ہو گیا - آپس کے نفاق اور سی وغیرہ نے سب کو مٹا مٹو کر صرف چار آدمی بچ کر
 (یعنی سمری کرشن بھگوان - بلرام ، داروک ، اور بھو ارا بھر سے
 ایتھے خاندان کے اس طرح اچڑنے و برباد ہونے کے رنج نے بلرام کو
 دیران تیاگے مجبور کر دیا اور انھوں نے سند کے کنارے جا کر پرانی گڑے سمری
 کرشن بھگوان نے اپنے ساتھ داروک کو ہتھ پورا ارجن کے پاس بھیجا
 خود بھل کی راہ لی اور وہاں جا کر تپا کرنے لگے بن میں ایک دن بھگوان کرشن

یوگ سماجی میں بیٹھے تھے کہ ایک بدھ کا بھوئے سے ایک تیران کے پیر میں مارا جیسا سکویہ
معلوم ہوا کہ اسکا تیرکد منشی ایک گاؤہ ڈاک گناہ کی معافی مانگنے لگا بھگوان ہسری کرشن نے
اسے تسلی دی اور بہت ابدیش کے آخر کار اوم کھ کے پرمتاپر مشور کا دھیان کرتے ہوئے
انھوں نے شری چھپر دیا بھگوان ہسری کرشن کے پوتے برج ناجھ (جو کہ ارجن کے پاس تھے)
کو جب اطلاع ہوئی تو انھوں نے آکر سو گندھت مل سے اسان کر کے کیسیر منچن وغیرہ لگا کر
بھگوان ہسری کرشن کے ترکشریہ کو چتا پر رکھ کر گنی لگا دی چتا پر بھی پڑنے لگا اور چتا
جو ہو کر کہ جلنے لگی دیکھتے ہی دیکھتے پرل برتابی بھگوان ہسری کرشن ہماراج کا شریہ
جسم ہو گیا اور بجز رکھ کے ڈھیر کے اور کچھ بھی باقی نہ رہا

خاک کا پتلا بنا خاک کی تصویر ہے
خاک میں مل جائے گا خاک دانگیر ہے

اس طرح بھگوان ہسری کرشن کے شریہ کا منت ہوا اور انکی اتمان میں تمام پیرا مائلی گودین براجی
جہان وہ دنیا کے پانچویں تاریکی کے ملنے کو بھی گئی تھی ہسری کرشن بھگوان ک ہزاروں نام میں
آپ کو گائیوں سمیت زیادہ محبت تھی اسلئے آپ کو گوپال (گوپال) کہتے ہیں۔ آپ اپنی بجائے میں کہتے
ہیں کہ میں اسلئے آپ کو بنی کہتے ہیں بنی کے معنی مرلی ہیں اسلئے آپ کو مرلی دھرم بھی کہتے ہیں آپ کی
مرلی مدھرم شہر آفاق تھی جس میں ایسا جادو بھرا ہوا تھا کہ سننے والے مت ہو کر وجد میں آجئے
کہتے تھے اور انکے دلوس دوئی کا نقشہ منکر توجہ دلانیت کا اور شریہ کیج جاتا تھا۔

جب مرلی دھرم نے اپنی مرلی اور مدھرم
ایسی بجائی کرشن کہیا نے ہا ہسری کرشن
سب جتن ہے سب بندھن ہے شکر دلو ہر پر
یہ سننے والے کو اٹھ جے کہ ہسری کرشن

اوم شانتی! شانتی! شانتی!!!

اشتہار

ہمارے کتب خانہ میں جناب منشی بنارسی داس صاحب سکینہ قمر علی بھتی ہیڈ ماسٹر
 دہول پٹیہ جید راہادکن کے تصنیف کردہ کتب اور ہمہ اقسام کے کتب سنسکرت ہندی
 و مرہٹی مثلاً وید ویدانت نیائے، یاکارن، میانسا، ترک، یوگ، کرم کاٹھ، کجوتش، بھجی
 اور ستوتر وغیرہ کے علاوہ تعلیمی کتب بھی برائے فروخت موجود ہیں۔

کتاب	نمبر	کتاب	نمبر
۱۔ بحر وید سمہتا	۱	۱۱۔ نیائے میانسا	۱۱
۲۔ بحر وید تیرہ	۲	۱۲۔ سدھانت کویدی	۱۲
۳۔ رگ وید سمہتا	۳	۱۳۔ لگو کویدی	۱۳
۴۔ اتھروید	۴	۱۴۔ اشتاادھیائے	۱۴
۵۔ شیم وید	۵	۱۵۔ سارست	۱۵
۶۔ آستھوہی سروکلیات	۶	۱۶۔ جند رکا	۱۶
۷۔ چت سکھی	۷	۱۷۔ ترک	۱۷
۸۔ بیج کرنی	۸	۱۸۔ یوگ پانچمی	۱۸
۹۔ اینش	۹	۱۹۔ ساکھیہ درشن	۱۹
۱۰۔ نیائے درشن	۱۰	۲۰۔ کرم کاٹھ سرجمہ وغیرہ	۲۰

مشخص پتہ: اجودھیہ پراشا دھری رام اوتار تاجر کتب
 بازار مکہ جید (چار بنار) جید راہادکن